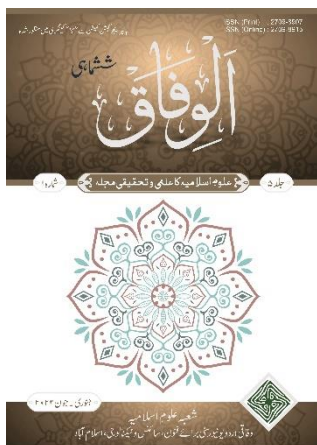




Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies

Volume 5, Issue 1 (January - June 2022)

eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907

Journal DOI: <https://doi.org/10.55603/alwifaq>

Issue Doi: <https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1>

Home Page: <https://alwifaqjournal.com/>

Journal QR Code



Article

بر صغیر کی عربی کتب تصوف کا تعارفی جائزہ

An Introductory Review of Subcontinent
Arabic Sufism Books

Authors

Rahat Ajmal¹

Hafiza Farwa Iftikhar¹

Affiliations

¹ Lahore College for Women University,
Lahore, Pakistan.

Published

30 June 2022

Article DOI

<https://doi.org/10.55603/alwifaq.v5i1.u10>

QR Code



Citation

Rahat Ajmal, and Farwa Iftikhar, Hafiza, "An
Introductory Review of Subcontinent Arabic
Sufism Books" Al-Wifaq, June 2022,
vol. 5, no. 1, pp. 159–180

Copyright Information:



An Introductory Review
of Subcontinent Arabic Sufism Books © June
2022 by Rahat Ajmal & Hafiza Farwa
Iftikhar, is licensed under [CC BY 4.0](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

Publisher Information:

Department of Islamic Studies, Federal Urdu
University of Arts Science & Technology,
Islamabad, Pakistan.

Indexing



برصغیر کی عربی کتب تصوف کا تعارفی جائزہ

An Introductory Review of Subcontinent Arabic Sufism Books

*ڈاکٹر راحت اہمل

**حافظ فرواد افتخار

ABSTRACT

Self-purification, morality, and mysticism are listed in those topics of the educational world, on which the books of Muslim scholars achieved a worldwide reputation. On one hand, these books have revolutionized the lives of Muslims whereas, on the other, there is also a huge number of non-Muslims who benefit from the books of Muslim scholars and intellectuals. These are undoubtedly honourable assets of the Islamic nation.

No one can deny the effects and amendments caused to the hearts and minds of inhabitants of the Indo-Pak Sub-continent because of the teachings of Sufis. It is an undeniable fact that Muslim scholars of this region played a major role in preaching, publishing, and issuing Islam. On one side, Sufi scholars performed the duty of refinement through preaching & counselling, reminding & reporting, organization, negotiation & observation; while on the other, they directed those divine teachings by the use of pen and paper. Scholars and Sufis of the Sub-Continent have written many books on this topic in the Arabic language along with Persian, Urdu, Punjabi, and many other local languages. As Arabic has been the most spoken, understood and written language of the Muslim world, those books written in Arabic gained worldwide fame. The truth is, books of connoisseurs and Sufis portrayed the real face of mysticism and recommendation in front of Arabs and denied its wrong visions.

A discussion about many books will be part of this essay. We hope this research proves to be an important source for Arabic books on the Sub-continent about mysticism.

KEYWORDS

Tasawwuf, Sub-Continent, Sufi Scholars, Mysticism, Arabic Books

اصلاح و تربیت جسے قرآن مجید میں تزکیہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور اسے فلاح یعنی دنیا و آخرت کی ضمانت قرار دیا گیا ہے۔^۱ عہد رسالت مآب ﷺ سے لے کر آج تک امت کے اہل علم و اہل فکر نے اس عظیم محنت کو سرانجام دیا ہے۔

*صدر، شعبہ عربی، لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، لاہور۔

**لیکچرر، شعبہ عربی، لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، لاہور۔

تزکیہ کو قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی ذمہ داریوں میں شمار کیا گیا ہے۔² تزکیہ و تربیت کو برصغیر کی اصلاح میں "تصوف" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ برصغیر ہی وہ خطہ ہے جہاں اسلام کی نشر و اشاعت میں سب سے بڑا کردار صوفیاء کا ہے۔ تزکیہ اخلاق اور تصوف کا شمار علمی دنیا کے ان موضوعات میں ہوتا ہے جن پر مسلم علما کی تصنیف کردہ کتابوں نے شہرہ آفاق حیثیت حاصل کی ہے۔ ایک طرف ان کتابوں نے مسلمانوں کی زندگی میں انقلابات برپا کیے تو دوسری طرف اس موضوع پر مسلمان اہل علم و معرفت کی لکھی گئی کتابوں سے استفادہ کرنے والوں میں ایک بہت بڑی تعداد غیر مسلموں کی بھی ہے۔ یہ کتابیں بلاشبہ امت اسلامیہ کا قابل فخر سرمایہ ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے علماء کی تصوف کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کو درج ذیل انواع میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1. دینی نقطہ نظر سے تصوف کی حمایت
2. علم تصوف، حقائق و معارف اور سلوک
3. وظائف و اوراد
4. قدیم صوفیاء کی لکھی گئی کتابوں کی شروحات اور حواشی
5. صوفیانہ ملفوظات اور اقوال
6. متصوفانہ شاعری

دینی نقطہ نظر سے تصوف کی حمایت:

برصغیر کے بہت سے صوفیاء نے تصوف کی شرعی حیثیت اور اس کے اصولوں کے ماخذ پر گفتگو کرتے ہوئے اس موضوع پر عربی میں گراں قدر کتابیں تالیف کی ہیں، ان میں سے کچھ کتابوں کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔

1. القول الجمیل فی بیان سوائ السبیل، شاہ ولی اللہ³

شاہ ولی اللہ نے یہ کتاب کئی ابواب میں تقسیم کی ہے۔ پہلا باب بیعت کی ماہیت اور روح سے متعلق ہے۔ دوسرے باب میں سالکوں کے مختلف مدار بیان کیے گئے ہیں۔ تیسرے، چوتھے اور پانچویں بان میں صوفیاء کے قادری چشتی اور نقشبندی سلسلوں کے معمولات و مشاغل قلم بند کیے گئے ہیں اور چھٹا باب مرشد سے نسبت کی اہمیت کے بارے میں ہے۔

سب سے پہلے مصنف نے بیعت کے آغاز پر روشنی ڈالی ہے اور یہ کھا ہے کہ آغاز اسلام میں بیعت کی پانچ قسمیں تھیں۔ سیاسی طور پر خلیفہ کی اطاعت قبول کرنے کی بیعت۔ اسلام قبول کرتے وقت کی بیعت۔ ہجرت کرتے وقت کی بیعت۔ جہاد میں ثابت قدم رہنے کی بیعت اور دینی اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے عہد کے طور پر بیعت۔ بیعت کی آخری قسم کو انہوں نے طریقہ کی ہم معنی قرار دیا ہے اور اس کو ایک سنت کہا ہے کیونکہ مستند احادیث سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے متعدد موقعوں پر مسلمان مردوں اور عورتوں سے یہ بیعت لی تھی اور اس قسم کی بیعت کا ذکر قرآن

پاک میں بھی ہے، ایک موقع پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْكُلْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعُهُنَّ وَاسْتَعْفِفْنَ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ"⁴

"اے پیغمبر جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی نہ چوری کریں گی نہ بدکاری کریں گی نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش نہ مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

یہ آیت فتح مکہ کے موقع پر نازل ہوئی مردوں کی بیعت سے فارغ ہو کر آپ ﷺ عورتوں سے بیعت لینے لگے۔ مردوں کی بیعت کا ذکر سورۃ فتح کی ان آیات میں ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ مَنْ نَكَثَ فِائْتَمَا يَسْكُتْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أُوْفِيَ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا"⁵

"جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر جو عہد کو توڑے اور عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے اور جو اس بات کو جس کا اس نے اللہ سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ اسے عنقریب اجر عظیم کے گا۔"

سورہ فتح میں ہی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا"⁶

"(اے پیغمبر!) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو اللہ ان سے خوش ہوا اور جو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت کی۔"

طریقہ میں بیعت کرنے کی افادیت بیان کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ اگر کسی شخص کو ایک ہی نصیحت مختلف لوگ کریں تو اس کا اثر نصیحت سننے والے پر بہت زیادہ ہو گا۔

شاہ ولی اللہ نے مرشد کے لئے پانچ شرطیں معین کی ہیں۔ اول یہ کہ وہ اسلامی تعلیمات سے بخوبی واقف ہو۔ دوم وہ

عدل اور تقویٰ پر سختی سے کاربند ہو۔ سوم وہ دنیاوی مصالح سے مغلوب نہ ہو۔ چہارم وہ اپنے مریدوں کو اوامر و نواہی کے مطابق ہدایت کرے۔ پنجم اس نے کسی بزرگ تر مرشد سے مکمل تربیت حاصل کی ہو۔ مصنف نے مریدوں کے لئے بھی چند شرائط کا تعین کیا ہے جن میں بہت اہم شرط یہ ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو اور جس شخص کو وہ اپنا مرشد بنائے اس پر پختہ اعتماد رکھتا ہو۔ اس کے بعد مصنف نے یہ بیان کیا ہے کہ بیعت کس طرح کی جاتی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ مرشد اپنے ہونے والے مرید کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے اور اس سے کلمہ طیبہ پڑھوائے۔ پھر گزشتہ گناہوں سے توبہ کرائے اور اس سے یہ عہد لے کہ آئندہ جہاں تک ممکن ہو سکے گا وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ آخر میں مصنف نے صوفیاء کے اس سلسلہ کے اعمال و اشغال کا ذکر کیا ہے جس سے خود ان کا تعلق تھا۔ شاہ ولی اللہ اپنے عہد کے سب سے بڑے محدثین میں شمار کیے جاتے ہیں اور ان کی یہ کتاب مستند اور معتبر سمجھی جاتی ہے۔

2. لوائح الانوار فی الرد علی من انکر علی العارفین من لطائف الاسرار، سراج الدین عمر بن اسحاق⁷

اس کتاب کے مصنف سراج الدین عمر بن اسحاق ہیں جن کا پورا نام ابو حفص سراج الدین عمر بن اسحاق ہندی ہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم ہندوستان میں حاصل کی اور پھر مصر چلے گئے۔ جہاں وہ ایک جید عالم دین تسلیم کئے گئے اور کچھ عرصہ بعد قاضی مقرر ہوئے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں ہیں۔ ان کا انتقال ۷۷۳ھ بمطابق ۱۳۷۱ء میں ہوا۔ انہوں نے یہ کتاب ایک سوال کے جواب میں لکھی تھی جو ان سے کیا گیا تھا کہ کیا ایک صوفی کو اس بنا پر گناہ گار کہا جاسکتا ہے کہ اس نے چند اشعار میں لیلیۃ القدر کو لیلیۃ التجار سے کم تر قرار کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کا آغاز حمد اور نعت سے کیا ہے اور اس کے بعد معرفت پر تفصیلی بحث کر کے صوفی کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔⁸

3. ارشاد الطالبین و تائید المریدین، قاضی ثناء اللہ پانی پتی⁹

قاضی ثناء اللہ مشہور عالم تھے۔ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ ان کو بیہقی ہند کہا کرتے تھے۔ ان کی یہ تصنیف چھ حصوں میں منقسم ہے اور ہر حصہ کا نام کتاب رکھا گیا ہے۔ ان کتابوں کے موضوع حسب ذیل ہیں:

- کتاب اول ولایت
- کتاب دوم مریدوں کے فرائض
- کتاب سوم مرشدوں کے فرائض
- کتاب چہارم روحانی ترقی اور حصول ولایت
- کتاب پنجم قرب الہی کے مختلف مدارج
- کتاب ششم فضائل و اوصاف اولیائے کبار، مثلاً حضرت عبدالقادر جیلانی، حضرت بہاؤ الدین نقشبندی،

حضرت مجدد الف ثانی، سید احمد سرہندی اور ان کے فرزند اور خود مصنف کے مرشد مرزا جان جاناں

ان میں سے ہر ایک کتاب کی مزید تقسیم کئی ابواب میں کی گئی ہے جن میں تصوف سے متعلق دلچسپ اور مفید موضوعات پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ مصنف اپنے زمانہ کے ایک بڑے عالم دین تھے اور راسخ العقیدہ لوگوں کے نزدیک یہ کتاب مستند اور معتبر ہے۔

علم تصوف، حقائق و معارف اور سلوک

علم تصوف کی حقیقت اس کے حقائق و معارف اور سلوک کے آداب سے متعلق جو عربی کتابیں اس خطے میں تالیف کی گئیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1. المعارف اللدنیہ، شیخ احمد بن عبد الاحد سرہندی، مجدد الف ثانی

وہ تمام منصف اور اہل نظر مورخین جن کی اسلامی تاریخ پر عمومی اور ہندوستان کی تاریخ پر خصوصی نظر ہے، وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں اسلام کی حفاظت و بقاء اور نبوت محمدی ﷺ پر ایمان و اعتماد کی بحالی کا وہ عہد ساز اور انقلابی کارنامہ سرانجام دیا جس کو حدیث کی اصطلاح میں "تجدید" سے تعبیر کیا گیا ہے، سنن ابی داؤد اور حدیث کی دوسری کتابوں میں آقائے دو عالم ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

"ان الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها" ¹⁰

"اللہ تعالیٰ ہر سو سال بعد اس امت میں ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو دین کی تجدید کرے گا۔"

اس کارنامہ نے شیخ احمد سرہندی کے سلسلہ میں ایسی شہرت پائی کہ وہ ان کے نام کا قائم مقام بن گیا، جس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔

وہ اسباب اور بنیادی نکات، وہ لازوال کوششیں اور قابل قدر مساعی جنہوں نے شیخ احمد سرہندی کو مجدد الف ثانی بنایا، ان کی ایک فہرست ہندوستان کے مایہ ناز مورخ اور فکر مجددیہ کے امین مولانا سید ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش فرمائی اور حضرت مجدد الف ثانی کے مجددانہ کارناموں پر انتہائی جامع انداز میں کچھ یوں تبصرہ کیا ہے:

"روح و فکر اسلامی کی جلا و تازگی، وقت کے اہم ترین اور سنگین ترین فتنوں کا سد باب اور استحصال، نبوت محمدی ﷺ اور شریعت اسلامی کی صداقت و ابدیت پر از سر نو اعتقاد و اعتماد بحال کرنا، ریاضت و اشراقیت پر مبنی اس روحانی تجربہ اور تلاش حقیقت اور خدا رسی کی کوشش کی طلسم شکنی جو محمد عربی ﷺ کی پیروی اور اتباع سے بے نیاز ہو، "ہمہ اوست" اور وحدۃ الوجود کے عقیدہ اور نظریہ کی پردہ کشائی جو اپنے غلو و مبالغہ اور اشاعت و مقبولیت کے نقطہ عروج پر پہنچ چکا تھا، اور جس سے عقائد میں تزلزل اور مسلم معاشرہ میں انتشار پیدا ہو رہا تھا، اور اس کے متوازی "وحدۃ الشہود" کے مسلک و نظریہ کو مدلل و مرتب شکل میں پیش کرنا، بدعات (جنہوں نے ایک مستقل تشریح کی

شکل اختیار کر لی تھی) کی کھلی ہوئی تردید و مخالفت حتیٰ کہ "بدعت حسہ" کے وجود سے بھی انکار، اور پھر آخر میں ہندوستان میں ایک ایسا تجدیدی انقلاب لانے کی حکیمانہ اور کامیاب کوشش جس کے نتیجہ میں ایک طرف اکبر کے تخت پر محی الدین اور نگ زیب عالمگیر متمکن ہوتا ہے دوسری طرف حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے خلفاء و تلامذہ کا سلسلہ وجود میں آتا ہے"¹¹

اللہ تعالیٰ نے مجدد الف ثانی کو مرکز ہدایت، آفتاب رشد اور سراپائے خیر بنایا تھا، آپ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی بہت سی مخلوق کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے قائم ہوا، آپ نے اللہ کے بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کا بندہ بنایا اور آپ کی اخلاص و للہیت سے بھرپور دعوت نے باطل کی جڑیں کھوکھلی کر کے اس کے شجر کو زمین بوس کر دیا۔ جب حضرت مجدد الف ثانی نے جہانگیر کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اس نے ناراض ہو کر آپ کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کرنے کا حکم دے دیا،¹² گوالیار میں آپ کی یہ نظر بندی بہت سی حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی تھی، یہاں اللہ تعالیٰ نے آپ سے سنت یوسفی کو زندہ کرایا اور آپ کی دعوت و تبلیغ اور صحبت کی برکت سے سینکڑوں قیدی مشرف باسلام ہوئے۔ ڈاکٹر آر نلڈ نے اپنی کتاب (Preaching of Islam) میں لکھا ہے:

"شہنشاہ جہانگیر (۱۶۰۵-۱۶۲۸ء) کے عہد میں ایک سنی عالم دین شیخ احمد مجدد نامی تھے، جو شیعہ عقائد کی تردید میں خاص طور پر مشہور تھے، شیعوں کو اس وقت دربار میں رسوخ حاصل تھا، ان لوگوں نے کسی بہانہ سے انہیں قید کر دیا، دو برس وہ قید رہے، اور اس مدت میں انہوں نے اپنے رفقاء زندان میں سینکڑوں بت پرستوں کو حلقہ بگوش بنالیا"¹³

اسی طرح Encyclopedia of Religion and Ethics (مذہب و اخلاقیات کا دائرہ المعارف) میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہے:

"ہندوستان میں سترہویں صدی میں ایک عالم جن کا نام شیخ احمد مجدد تھا، جو ناحق قید کر دیئے گئے تھے، ان کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے قید خانہ کے ساتھیوں میں سے کئی بت پرستوں کو مسلمان بنالیا"¹⁴

مجدد الف ثانی کی کتاب المعارف اللدنیہ بھی ان کی تجدیدی فکر اور کارنامہ تجدید کا ایک مایہ ناز نمونہ ہے جس میں انہوں نے سنت و شریعت کی اہمیت و حقیقت کو آشکار کیا ہے اور تزکیہ و احسان کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ یہ حضرت مجدد کے معارف خاصہ اور سلوک و طریقت کے اہم مباحث پر مشتمل ہے، جس کو خود شیخ سرہندی نے مرتب فرمایا تھا۔ ہر مضمون کو معرفت کا عنوان دیا گیا ہے۔ ان معارف کی مجموعی تعداد اکتالیس ہے۔

2. التحفۃ المرسلۃ، محمد بن فضل اللہ¹⁵

اس کتاب کے مصنف محمد بن فضل اللہ ہیں۔ جو ایک صوفی اور عالم و جیہہ الدین گجراتی کے مرید تھے۔ اس کتاب کا تعلق مسئلہ وحدت الوجود سے ہے مصنف کا نظریہ ہے کہ صرف خدا ہی ایک وجود اور وجود اگرچہ واحد ہے مگر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ وجود تمام موجودات کی اصل و حقیقت ہے اور اس اعتبار سے یہ وجود نہ تو کسی پر منکشف کیا جاسکتا ہے اور نہ ذہن اس کا احاطہ کر سکتا ہے۔

اس وجود کے مندرجہ ذیل سات مدارج ہیں:

پہلا درجہ وجود مطلق۔ وجود نے قید و بے صفات۔ یہ درجہ احدیت کہا جاتا ہے اور حقیقت حقہ ہے۔ دوسرا درجہ پہلی تفسید کا ہے جس کا مقصد و مفہوم اس وجود کی ذات اور اس کی صفات اور مستقبل کی تمام مخلوقات کا اجمالی عرفان ہے۔ یہ درجہ الوحدت کہا جاتا ہے اور یہ حقیقت محمدی ہے۔ تیسرا درجہ دوسری تفسید کا ہے۔ جس کا مقصد و مفہوم اس وجود کی ذات اور اس کی صفات اور کائنات کا مفصل علم ہے۔ یہ درجہ واحدیت کہا جاتا ہے اور یہ حقیقت انسانی ہے اور یہ تینوں درجات ابدی قرار دیئے گئے ہیں۔ چوتھا درجہ عالم الامثال ہے یعنی مجرد اور مفرد اشیاء۔ پانچواں درجہ عالم المثل ہے۔ یعنی مرکب اشیاء مگر انتی لطیف کہ تقسیم نہیں کی جاسکتیں۔ چھٹا درجہ عالم الامثال ہے یعنی مرکب اشیاء جو مادی اور اس لئے قابل تقسیم ہیں۔ ساتواں درجہ مذکورہ بالا تمام مدارج کا خلاصہ ہے۔ یہ آخری تقسیم ہے اور اس کو انسان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پہلے تین مدارج یعنی عالم المثل اور عالم الامثال کے معنوں کی ہے۔

مصنف نے لکھا ہے کہ یہ وجود یعنی خالق نہ مخلوقات سے متصل ہے نہ منفصل ہے نہ ان میں شامل ہے۔ ورنہ اس کا نتیجہ کثرت وجود ہو گا۔ مزید یہ کہ کائنات اور اس میں جو کچھ بھی ہے عرض ہے اور جو ہر صرف وجود (خالق) ہے۔ یہ نظریہ کہ خدا جو ہر ہے اشعریوں کے اس عام نظریہ کے خلاف ہے کہ خدا نہ جو ہر ہے نہ عرض ہے۔

اس کے بعد مصنف نے ان لوگوں کے تین طبقے قرار دیئے ہیں جو نظریہ وحدت الوجود کے قائل ہیں ایک طبقہ وہ ہے جو یہ یقین رکھتا ہے کہ خالق تمام مخلوقات کی حقیقت ہے مگر مخلوقات میں خالق کو نہیں دیکھتا۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جو مخلوقات میں خالق کو دیکھتا ہے مگر خالق میں مخلوقات کو نہیں دیکھتا اور تیسرا طبقہ وہ ہے جو خالق میں مخلوقات کو اور مخلوقات میں خالق کو دیکھتا ہے۔ اس تیسرے طبقہ میں مصنف نے انبیاء اور اقطاب کو شامل کیا ہے۔

آخر میں مصنف نے نظریہ وحدت الوجود کی تائید میں قرآن اور حدیث سے حوالے دیئے ہیں، ایسے مستند حوالوں کی بنا پر یہ نظریہ مشکوک معلوم ہونے لگتا ہے کہ وحدت الوجود کا تصور اسلام میں بیرونی اثرات کے تحت داخل ہوا اور بخوبی یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر اسلام پر بیرونی اثرات کے دروازے بالکل بند کر دیئے جاتے تب بھی اسلام میں وحدت کا نظریہ اخذ کر لیا جاتا۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس پر کم از کم تین شرحیں لکھی گئی ہیں۔¹⁶

3. عقائد الموحدین، عبدالکریم بن محمد لاہوری

اس کتاب کے مصنف عبدالکریم بن محمد لاہوری شیخ نظام الدین بلخی کے مرید تھے۔ وہ ایک عالم صوفی تھے اور سلسلہ چشتیہ سے وابستہ تھے۔ انہوں نے تصوف پر متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ یہ کتاب جس طرز پر لکھی گئی ہے وہ علم الکلام کہلاتا ہے اور اس میں صوفیوں کے مسلک کو متکلمانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے اور مندرجہ ذیل نوابوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

- | | |
|---------------------------------|--------------------|
| (۱) ریاضی | (۲) ارتداد |
| (۳) بیری | (۴) مریدی |
| (۵) روحانی مرشد سے مرید کا تعلق | (۶) محبت اور اخلاص |
| (۷) وجود اور عدم | (۸) ذکر |
| (۹) وحدت الوجود | |

مصنف نظریہ وحدت الوجود کے زبردست حامی تھے۔ اور اپنے عقائد کی تائید میں ایک منطقی دلیل پیش کی ہے جسے بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ خدا منزہ عند الحد والنها یہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شے اس سے خالی نہیں بہ شکل دیگر یہ معنی ہوں گے کہ خدا اشیاء کے حدود تک محدود ہے اور اشیاء از خود موجود ہیں اپنے نظریہ کی تائید میں انہوں نے یہ حدیث بھی پیش کی ہے۔

4. انفاس النواص، محب اللہ آبادی

یہ کتاب محب اللہ آبادی نے لکھی ہے جن کا تذکرہ ترجمۃ الکتاب کے مصنف کی حیثیت سے کیا جا چکا ہے۔ یہ کتاب نامور صوفی ابن عربی کی مشہور تصنیف نصوص الحکم کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ یہ حصوں میں منقسم ہے جن کا نام انفاس رکھا گیا ہے اور ہر نفس کا نام اس بنی یا ولی کے نام پر رکھا گیا ہے جس کی تعلیمات کی باطنی تاویل اور سوانح حیات پر یہ نفس مشتمل ہے۔ کتاب کا آغاز النفس الاحمدی سے ہوتا ہے اور یہ نام الحقیقت الاحمدیہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس کے بعد انفاس انبیاء ہیں جو حضرت آدم سے لیکر حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ابراہیم اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ تک مختلف انبیاء کے ناموں سے معنون کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد چاروں خلفاء راشدین سے منسوب انفاس ہیں۔ پھر مختلف مقامات کے بعض مشہور اولیاء کے انفاس شروع ہوتے ہیں اور اس سلسلہ کا آخری نفس مصنف کے مرشد ابوسعید بن نور بن علی بن عبد القدوس کے نام سے منسوب ہے۔

انبیاء سے متعلق انفاس میں ان کے وہ اقوال درج کیے گئے ہیں جو قرآن پاک میں مذکور ہیں۔ مثلاً نفس آدم کا آغاز اس قول سے ہوا ہے:

وقال ابو البشر آدم صفی اللہ ربنا ظلمنا انفسنا

"ابو بشر آدم صلی اللہ نے کہا: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔"
نفس ادریس کا آغاز اس قول سے کیا گیا ہے:

قال ادریس علیہ السلام سبحان اللہ والحمد للہ ولا إله الا اللہ

"ادریس علیہ السلام نے کہا: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ"

اور نفس نوح کے آغاز میں یہ قول درج ہے:

قال نوح لقومه یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من إله غیرہ

"نوح نے اپنی قوم سے کہا: اے قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں"

نصوص الحکم کی طرح کتاب بھی شروع سے متصوفانہ مباحث اور تصورات پر مشتمل ہے اور اس میں نظریہ وحدت الوجود کی پر زور وکالت کی گئی ہے۔¹⁷

5. التسویہ بین الافادۃ والقبول، محب اللہ الہ آبادی

یہ کتاب بھی محب اللہ الہ آبادی نے لکھی ہے۔ یہ ایک فلسفیانہ بحث پر مشتمل مختصر رسالہ ہے جس میں مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کوئی مخلوق اللہ سے مغائر نہیں ہے۔ ہندو کے ایک مشہور فلسفی اور محب اللہ کے ہم عصر ملا محمود جو پوری نے اس رسالہ کی تردید میں ایک رسالہ لکھا تھا اور پھر اس رسالہ کی تردید محب اللہ کے ایک شاگرد حبیب اللہ نے کی۔ التسویہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ جب میں سے ایک شرح مشہور عالم امان اللہ بنارس نے لکھی ہوئی ہے جو محب اللہ بہاری کے ہم جماعت تھے اور مولوی عبدالحلیم لکھنوی نے بھی اس کتاب پر حاشیے لکھے ہیں۔¹⁸

6. المغالط العامۃ، محب اللہ الہ آبادی

اس کتاب کے مصنف بھی محب اللہ الہ آبادی ہیں۔ یہ ایک ضخیم تصنیف ہے جو ایک باب اور فصلوں پر مشتمل ہے جن کا نام مغالط رکھا گیا ہے۔ کتاب کا مقدمہ بجائے خود ایک مستقل تصنیف ہے۔ اس کا عنوان ہے اعانۃ الاخوان اور اسے ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مصنف نے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے متصوفانہ نظریات اور عقائد لوگوں کے سامنے بیان کیے تو انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اصل حقیقت سے نا آشنا لوگوں کے پیدا کردہ مغالطے رفع کریں۔ چنانچہ یہ کتاب اسی مقصد سے لکھی گئی ہے۔

7. عقائد الخواص، محب اللہ الہ آبادی

یہ کتاب بھی محب اللہ الہ آبادی کی تصنیف ہے اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے اس میں علما اور صوفیاء کے عقائد واضح کیے گئے ہیں۔ یہ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے جن کے نام واقف رکھا گیا ہے اور ان میں دینی موضوعات کی

متصوفانہ تاویلات اور باطنی تصریحات کی گئی ہیں۔ جن موضوعات پر بحث کی گئی ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات، دینی فرائض، سزا و جزا، اوامر و نواہی، انسانی اعمال، مشیت الہی، منصب نبوت، ملائکہ، حشر، روح ایمان، رحم، عذاب قبر اور امامت وغیرہ۔ مصنف نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب چونکہ وقائق پر مشتمل ہے اس لئے اس کو وقائق العرفان بھی کہا جاسکتا ہے۔

8. ربانیۃ لار ھبانیۃ، ابوالحسن علی ندوی

ابو الحسن علی ندوی کو برصغیر پاک و ہند میں عربی زبان کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے عرب دنیا میں برصغیر پاک و ہند کی تہذیب، ثقافت، اقدار، افکار اور نظریات کو جس انداز میں متعارف کرایا ہے اس کی مثال کسی دوسری شخصیت کی زندگی میں نہیں ملتی۔ اس کتاب کی تالیف کا مقصد بھی عرب علماء کے ذہنوں میں تصوف کے بارے میں پائے جانے والے شبہات کو رفع کرتا تھا۔ انہوں نے تصوف و تزکیہ کی حقیقت، اصل روح، اسلامی و ایمانی زندگی، خدا کی بندگی کی تکمیل کے لیے اس کی اہمیت و ضرورت اور افراد و جماعتوں، قوموں اور حکومتوں پر اس کے حیرت انگیز اثرات کا مطالعہ و جائزہ مورخانہ اور مبصرانہ طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ایک موقع پر صوفیاء کی علم دوستی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہندوستان کے صوفیاء کرام ہمیشہ علم کے سرپرست اور پشت پناہ رہے، ان میں سے اکثر و بیشتر اعلیٰ علمی ادبی ذوق رکھتے تھے، ان کا روز اول سے یہ عقیدہ تھا "کہ بے علم تنواں خدا را شناخت" اور یہ کہ جاہل صوفی بازیچہ شیطان ہوتا ہے، اسی بنا پر انہوں نے بڑے بڑے عالی استعداد طالبین کو اس وقت تک اجازت نہیں دی جب تک انہوں نے اپنی علمی تکمیل نہیں کر لی۔۔۔۔۔۔ ہندوستان کی تعلیمی تحریک اور یہاں کی علمی چہل پہل بالواسطہ اور بلا واسطہ مشائخ طریقت کی سرپرستی و ہمت افزائی کا نتیجہ ہے، آٹھویں صدی میں ہندوستان کے دوزبردست عالم اور جہاں استاد قاضی عبدالمتین کندی اور شیخ احمد تھانیسری، حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی سے وابستہ تھے، گیارہویں صدی کے مشہور مدرس مولانا جمال الاولیاء کوروی جن کے تلامذہ اور شاگردوں کے شاگردوں سے درس و تدریس کا ہنگامہ تیرہویں صدی تک گرم رہا، ایک بلند پایہ شیخ طریقت تھے، بیشتر دوروں میں خانقاہ اور مدرسہ لازم و ملزوم رہے، جون پور کی خانقاہ رشیدیہ ٹیلے والی مسجد میں مولانا شاہ پیر محمد صاحب کا مدرسہ، دہلی میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی درسگاہ اور گنگوہ میں مولانا رشید احمد صاحب کی خانقاہ اس کی بہترین مثالیں ہیں۔" 19

عالم اسلام کے معروف عالم دین شیخ یوسف قرضاوی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"وہو کتاب يتحدث عن الجانب الروحي أو السلوكي في الإسلام، وليس حديث الصوفي المتأثر بفلسفة الحلول أو الالحاد، ولا بالطريقة المرتزقة، بل حديث المسلم الملتزم بالكتاب والسنة، العارف الذائق الذي خاض التجربة الروحية، فلم يغرق في بحر القوم، بل خرج بلألي وجواهر انتفع بها"²⁰

"یہ کتاب اسلام کے روحانی یا سلوکی پہلو پر بات کرتی ہے۔ یہ کسی ایسے صوفی کی گفتگو نہیں ہے جو الحادی یا حلولی فلسفہ سے متاثر ہو، یہ بھیگی ہوئی طریقت کا قائل ہو، بلکہ یہ ایک ایسے مسلمان کی گفتگو ہے جو کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ ایک باذوق عارف ہے جس نے روحانی تجربات کا ادراک کیا ہے۔ وہ لوگوں کے سمندر میں محض داخل نہیں ہوا بلکہ اس نے فائدہ مند موتی بھی اپنے دامن میں سمیٹے ہیں۔"

سید عبد الماجد غوری اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ کتاب حقیقی ربانیت کو آشکار کرتی ہے جسے کبھی رجعت اور کبھی رہبانیت سے متمم کیا جاتا رہا ہے اور اس سے متعلق بہت سے غلط تصورات کا ازالہ کرتی ہے۔"²¹

اس کتاب کا اردو ترجمہ "تزکیہ و احسان یا تصوف و سلوک" کے نام سے مولانا سید محمد الحسنی نے کیا ہے۔ اس موضوع پر لکھی گئی چند مزید کتابوں کے نام یہ ہیں:

1. طوابع الشمس، قاضی حمید الدین محمد بن عطائی ناجوری
2. الملهمات، شیخ جمال الدین احمد ہانسوی
3. خلاصہ اللطائف، شیخ علی جاندار دہلوی
4. کتاب المشاہدۃ، شیخ ابوالفتح بن علای کالبوری، متوفی ۷۶۲ھ
5. مرآة الحقائق، شیخ اشرف بن ابراہیم حسینی، متوفی ۷۰۸ھ
6. کنز الحقائق، شیخ اشرف بن ابراہیم حسینی
7. الضوی لازہر، شیخ علای الدین علی بن احمد مھائی
8. مرآة العارفین، شیخ مسعود بیگ دہلوی
9. مفتاح الاسرار، شیخ سمائی الدین ملتانی
10. الروضة الحسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنی، شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھی برہان پوری
11. مظہر النور فی بحث الوجود، شیخ قمر الدین بن منیب اللہ اورنگ آبادی²²

اسی طرح سلوک پر لکھی گئی چند کتابوں کے نام یہ ہیں:

12. شمس المعارف، شیخ شمس الدین محمد بن یحییٰ اودی، متوفی ۷۴۷ھ
13. شفاء الالقیائی، شیخ رکن الدین بن عماد چشتی کاشانی
14. آداب السلوک، شیخ محمد بن یوسف حسینی دہلوی
15. مؤنس الفقراء و انیس الغرباء، شیخ نور الدین احمد بن عمر چشتی متوفی ۸۱۸ھ
16. آداب السالکین، شیخ محمد قاسم اودی، متوفی ۷۹۶ھ
17. سراج القلوب و علاج الذنوب، شیخ ابو علی زین الدین علی معبری
18. ہدایۃ الالذکیاء (عربی قصیدہ)
19. سراج السالکین، شیخ عبداللہ بن بہلول شکاری
20. زاد السالکین و مقصود الطالبین، شیخ محمد رشید جنبوری
21. ہدایۃ السالکین، شیخ محمد عبدالرحمن قنوجی
22. القول الجلیل فی بیان سواء السبیل، شیخ ولی اللہ بن عبدالرحیم دہلوی²³

اوراد و وظائف پر لکھی گئی عربی کتابیں

برصغیر کے مشائخ صوفیاء کی لکھی گئی تصوف و تزکیہ پر تحریر کی گئی کتابوں میں ایک بڑا حصہ اوراد و وظائف کی کتابوں پر بھی مشتمل ہے، یوں تو اوراد و فارسی میں اس موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں البتہ اس موضوع پر عربی میں تالیف کی گئی کتابوں میں سے کچھ اہم کتابیں یہ ہیں:

1. الجواہر الخمسہ، محمد بن خطیر الدین (عربی مترجم صبیحۃ اللہ)

اصل کتاب فارسی میں محمد بن خطیر الدین نے لکھی تھی جو غوث گویاری کے نام سے معروف ہیں اور عربی میں اس کا ترجمہ ان کے ایک مرید کے مرید صبیحۃ اللہ نے کیا جو گجرات میں بروچ کے باشندہ تھے۔²⁴

یہ کتاب پانچ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے جن کا ام جوہر رکھا گیا ہے اور ان میں صوفی کی تدریجی ترقی کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ پہلا حصہ ریاضت و عبادت کے مختلف معمولات و مشاغل سے متعلق ہے۔ دوسرے حصہ میں ریاضت کے اعلیٰ مدارج بیان کیے گئے ہیں۔ تیسرا حصہ سب سے اہم ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے ناموں سے مختص کردہ ریاضات کے طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ بیان بہت زیادہ فنی نوعیت کا ہے اور اس کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس قسم کے متصوفانہ ادب اور علم نجوم سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ ان ریاضتوں کے قواعد کے ساتھ ساتھ علم نجوم کی رو سے قابل لحاظ امور بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اس چیز کو اسلامی تصوف پر ہندی اثرات کا نتیجہ کہا جاسکتا ہے کیونکہ علم نجوم اور تصوف میں درحقیقت کوئی تعلق نہیں۔ ان مشقوں کے بارے میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کا تعلق ستاروں کی گردش وغیرہ سے ہے۔ مثال کے

طور پر ایک خاص مشق کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس کا اثر صرف اس وقت ہوتا ہے جب یہ ایسے وقت کی جائے کہ ایک خاص ستارہ ایک خاص جگہ پر ہو۔

چوتھا حصہ شطاریہ سلسلہ میں روحانی تربیت کے طریق و مشاغل کے بارے میں ہے۔ خود مصنف کا تعلق بھی اسی سلسلہ سے تھا۔ پانچواں حصہ ان لوگوں کے اوصاف و فضائل سے متعلق ہے جو حقیقت و صداقت کے جو یا ہوتے ہیں۔

2. الرسالة فی سلوک خلاصة السادات النقشبندیہ، تاج الدین زکریا

یہ کتاب تاج الدین زکریا نے لکھی ہے جو تصوف پر متعدد رسائل کے مصنف ہیں۔ انہوں نے جامی کی نفحات اور واعظ کاشفی کی رشحات کا عربی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

پہلے باب میں مصنف نے سلسلہ نقشبندیہ کا شجرہ درج کیا ہے۔ اس سلسلہ سے خود ان کا بھی تعلق تھا۔ پھر انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جس طرح بغیر باپ کے مادی اولاد کا ہونا ناممکن ہے اسی طرح روحانی مرشد کے بغیر روحانیت کا پیدا ہونا بھی ممکن نہیں۔ اور جس شخص کا کوئی روحانی مرشد نہیں ہوتا اس کا رہنما شیطان بن جاتا ہے۔ دوسرے باب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ وصال الہی کس طرح حاصل ہو سکتا ہے اور اس کے صرف دو طریقے بتلائے گئے۔ یا تو مستقل طور پر اولیا کی صحبت میں رہنے سے یا ذکر کرنے سے۔ اس کے بعد مصنف نے سلسلہ نقشبندیہ کے معمولات و مشاغل بیان کیے ہیں۔ اس سلسلہ کی مشقوں میں سب سے اہم سانس اندر لینے اور خارج کرنے کی مشقیں ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں آنکھیں بند کر کے زبان کی نوک تالو سے لگا کے دل ہی دل میں لا الہ الا اللہ کا ورد اس طرح کرے کہ لا الہ کہتے وقت سانس اندر لے اور الا اللہ کہتے وقت سانس خارج کرے۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ عبد الغنی النابلسی نے "مفتاح المعیہ فی الطرق النقشبندیہ" کے ناس سے اس کی بہت جامع شرح لکھی ہے۔

اس موضوع پر لکھی گئی مزید چند کتابیں یہ ہیں:

1. اسرار الدعوة، شیخ عبد اللہ بن بہلول شطاری
2. فتوح الاوراد، شیخ فتح محمد عیسیٰ برہانپوری
3. الحرز المین من الحصن الحصین، شیخ عبد المومن بن محمد بن طاہر لاہوری
4. مزرع الحسنات، شیخ محمد فاضل دہلوی
5. کتاب الاذکار، شیخ رفیع الدین مراد آبادی
6. الحزب المقبول والورد الممتقول من احادیث الرسول ﷺ، شیخ ابو سعید محمد فیض انصاری
7. الداء والدواء، سید صدیق حسن قنوجی

8. البیواقیت المنثورة فی الاذکار الماثورة، شیخ محمد غوث بن ناصر الدین مدراسی

9. سنبل الرشاد والنجاة یوم المیعاد، سید فخر الدین بن عبدالعلی بریلوی

10. مفتاح الحاجات فی الادعیة والاذکار، شیخ جلال بن محمد حسینی گجراتی²⁵

قدیم صوفیاء کی لکھی گئی کتابوں کی شروحات اور حواشی

برصغیر کے علماء قدیم صوفیاء کی عربی میں لکھی گئی کتابوں کے اردو اور فارسی میں ترجمے کیے اور ان کتابوں کی شروحات بھی لکھیں۔ نیز ان کتابوں کی عربی شروحات، حواشی اور تعلیمات کا کام بھی کیا گیا۔ برعظیم پاک و ہند میں ایک بڑی تعداد نے ابن عربی کے متصوفانہ فلسفہ کی تائید کی ہے اور متعدد علمائے ان کی مشہور تصنیف فصوص الحکم کی شرحیں لکھی ہیں۔ اس سلسلے میں ابن عربی کی فصوص الحکم وہ کتاب ہے جس پر یہاں کے صوفیاء اور مشائخ کی توجہ خاصی مرکوز رہی۔ اس کی عربی شروحات جو اس خطے میں تحریر کی گئیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1. تجلیۃ الفصوص، محب اللہ الہ آبادی

ان ہندی شارحین میں سے علی مہائے اور محب اللہ الہ آبادی بہت مشہور عالم تھے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے محب اللہ الہ آبادی نظریہ وحدت الوجود کے زبردست حامی اور ابن عربی کے متصوفانہ فلسفہ کے مداح اور شارح تھے۔ علی مہائے کی لکھی ہوئی شرح کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ اب وہ موجود بھی ہے یا نہیں۔ محب اللہ الہ آبادی نے جو شرح لکھی ہے اس کا نام ہے تجلیۃ الفصوص اور یہ الہ آباد میں ان کے جانشین کے پاس محفوظ ہے۔

2. حل معضلات الفصوص، امیر اللہ بن منیر اللہ بہاری

مذکورہ بالا دو شرحوں کے علاوہ ایک اور شرح حل معضلات الفصوص کے نام سے امیر اللہ بن منیر اللہ بہاری نے لکھی ہے جو انڈیا آفس کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ کتاب زیادہ ضخیم نہیں ہے کیونکہ اس میں فصوص الحکم کی صرف ان عبارتوں کی تشریح کی گئی ہے جو مبہم یا قابل اعتراض ہیں۔ اس کتاب سے دو ایک تشریحات بطور نمونہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

ابن عربی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ انسان خدا کے لئے ویسا ہی ہے جیسی کہ پتلی آنکھ کے لئے ہے۔ آنکھ پتلی سے دیکھتی ہے اور اسی لیے انسان کو پتلی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ابن عربی کے اس بیان پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا کے لئے بینائی کا ذریعہ ہے اور ایسا سمجھنا کفر ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں امیر اللہ نے یہ وضاحت کی ہے کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ اس دنیا کی تخلیق کا واحد مقصد انسان ہے اور اس طرح سے انسان بصیرت الہی کی اصل غایت ہے۔ ایسے ہی جیسے کہ پتلی آنکھ کی اصل غایت ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ تناقض یہ ہے کہ آنکھ کی مثال میں پتلی علت فاعلہ ہے اور دوسری مثال علت غائیہ کی ہے۔ اس بیان پر دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ ابن عربی نے انسان کی جو تعریف

کی ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ دنیا لافانی ہے۔ اس کا جواب امیر اللہ نے یہ دیا ہے کہ انسان اپنے معروضی وجود کے اعتبار سے حادث ہے مگر اس اعتبار سے وہ لافانی ہے کہ وجود میں آنے سے قبل وہ خدا کے علم میں موجود تھا اور یہی بات ابن عربی کہنا چاہتے ہیں۔

اس خطے میں فصوص الحکم کی عربی میں لکھی گئی کچھ مزید شروحات یہ ہیں:

1. شرح الفصوص، سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی
 2. عین الفصوص شرح الفصوص شیخ ابوالحسن شرف الدین دہلوی متوفی ۷۹۸ھ
 3. مشرح الخصوص شرح الفصوص شیخ علای الدین بن احمد مہاتمی
 4. الطریق الاصح شرح فصوص الحکم، شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی
 5. التاویل الحکم شرح فصوص الحکم، شیخ محمد حسن امر وہوی
 6. تلخیص الحکم فی شرح فصوص الحکم، شیخ محمد افضل بن عبد الرحمن الہ آبادی
- شیخ شہاب الدین سہروردی کی مشہور کتاب "عوارف المعارف" کی درج ذیل شروحات لکھی گئیں:

1. الزوارف، شیخ علاء الدین علی بن محمد مہاتمی
 2. شرح العوارف، شیخ احمد بن عبد الاحد عمری سرہندی
 3. شرح العوارف، شیخ عبد القدوس اسماعیل کاندہلوی
 4. شرح المعارف، سید اشرف بن ابراہیم حسینی
- شیخ قطب الدین دمشقی کی "الرسالۃ المکیۃ" کی درج ذیل دو شروحات عربی میں لکھی گئیں:

1. شرح الرسالۃ المکیۃ، شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری
 2. مجمع السلوک شرح الرسالۃ المکیۃ، شیخ سعد الدین قدوائی خیر آبادی
- شیخ فرید الدین عراقی کی کتاب "الملعات" کی تعریف شیخ علای الدین علی بن احمد مہاتمی نے کی، نیز اس کی دو عربی شروحات بھی ملتی ہیں:

1. شرح الملعات، شیخ سمائی الدین ملتانی دہلوی
2. شوارق الملعات، شیخ عبد النبی بن عبد اللہ شہابی گجراتی

علاوہ ازیں امام عبد الکریم بن ہوازن قشیری کی کتاب "الرسالۃ القشیریۃ" کی شرح، شرح الرسالۃ القشیریۃ کے نام سے سید محمد بن یوسف دہلوی نے لکھی۔ اسی طرح حسین حسینی غزنوی کی کتاب "نزهة الازواج" کی شرح شیخ تاج الدین ابن زکریا دہلوی نے لکھی۔²⁶

3. اتحاف السادات المتقین بشرح احياء علوم الدين، سيد محمد مرتضى

یہ کتاب امام غزالی کی مشہور تصنیف احياء العلوم کی شرح ہے جو سید محمد مرتضیٰ نے لکھی ہے۔ محمد مرتضیٰ بلگرام کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے شاہ ولی اللہ جیسے نامور اساتذہ سے اکتساب علم کیا اور پھر مزید تعلیم کے لئے حجاز چلے گئے جہاں وہ زبید میں طویل عرصہ تک رہے اور اسی بنا پر ان کو زبیدی کہا جانے لگا۔ زبیدہ سے وہ قاہرہ گئے جہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ وہ اپنے زمانے کے ایک ممتاز عالم دین اور علم لسانیات تھے۔ انہوں نے کئی کتابیں لکھیں جن میں سے تاج العروس، عقود الجواہر المنیفة اور زیر تبصرہ کتاب زیادہ اہم تصانیف ہیں۔ یہ کتاب تیرہ جلدوں میں شائع کی گئی ہے اور اس کی کتابت مغربی رسم الخط میں ہوئی ہے۔ اس کتاب کے آغاز میں محمد مرتضیٰ نے دوسرے شارحین کے برعکس امام غزالی اور ان کی تصانیف پر بہت تفصیل سے تنقیدی بحث کی ہے۔ احياء العلوم کی شرح لکھتے ہوئے بھی انہوں نے تمام مسائل کے دونوں پہلوؤں پر مفصل بحث کی ہے اور ان تمام راویان حدیث کا سلسلہ قلم بند کیا ہے جن کا حوالہ امام غزالی نے اپنی کتاب میں دیا ہے۔ جس طرح تاج العروس، قاموس کی ایک ضخیم اور اہم شرح ہے اسی طرح زیر تبصرہ کتاب احياء العلوم کی معلومات افزا شرح ہے۔ یہ دونوں کتابیں محمد مرتضیٰ کی وسیع معلومات اور علمی تبحر کا ثبوت ہیں۔ اور عربی ادب میں ایسے عمدہ افسانوں پر ہند بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔

تصوف کی درج ذیل کتابوں پر بھی برصغیر کے علماء نے بلند پایہ حواشی اور تعلیقات لکھی ہیں:

1. کتاب اللوائح، علامہ رومی
2. حدیقۃ الحقائق، سنائی
3. فتوح الغیب، ابن عربی
4. اسرار المخلوقات، ابن عربی
5. السواح، غزالی
6. الرسالة، ابن عربی
7. قوت القلوب، مکی

متصوفانہ ملفوظات اور اقوال

1. ملہامات، جمال دین ہنسوی

صوفیاء کے اقوال و ملفوظات پر مشتمل جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب قابل ذکر ہے۔ اس کے مصنف جمال الدین ہنسوی ہیں جو سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی کے سلسلہ سے منسلک تھے۔ مصنف اپنے زمانہ کے ایک ممتاز صوفی اور امام ابو حنیفہ کی اولاد میں سے تھے انہوں نے سلسلہ چشتیہ کی ایک شاخ کی بنیاد ڈالی جو خود ان کے نام سے منسوب

ہوئی۔ ان کے اقوال لفظی اور معنوی ہر اعتبار سے دلکش اور تاثر آفریں ہیں۔

2. جوامع الکلم فی المواعظ الحکم، علی متقی برہانپوری

اس کتاب کے مصنف علی متقی برہان پوری ہیں، جو کہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور "کنز العمال" ہے۔ مصنف کا بیان ہے کہ اس کتاب میں تین ہزار کے قریب نصائح جمع کیے گئے ہیں جن میں پانچ سو ایسے اقتباسات ہیں جو قرآن پاک سے لئے گئے ہیں۔ پانچ سو تقسیمات ہیں جو احادیث سے ماخوذ ہیں۔ اور ان کے اختصار کے پیش نظر ان کے ساتھ بطور تمہید ہم معنی تشریح فقرے بھی لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تین سو اقوال ابو عطا السکندری کے اور ایک سو اقوال ان کے شاگرد کے ہیں اور باقی ماندہ حصہ متقدمین کے اقوال پر مشتمل ہے۔

یہ تمام مواد مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق کوئی اسی ابواب کے تحت حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ مثلاً باب فی الایمان اور باب فی الاحسان وغیرہ وغیرہ۔ نوعیت کے اعتبار سے یہ کتاب صرف ان لوگوں کے لئے دلچسپی رکھتی ہے جو حافظ، مفسر، یا محدث اور تصوف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔

3. موارد الکلم و سلک در الحکم، ابو الفیض فیضی

یہ اس نوعیت کی دوسری تصنیف ہے جو ہند کے مشہور فارسی شاعر اور سوانح الامام کے مصنف ابو الفیض فیضی نے لکھی ہے۔ فیضی نے یہ کتاب بھی اپنی تفسیر قرآن کے طرز پر لکھی ہے اور اس میں کوئی نقطہ دار حرف نہیں ہے جیسا کہ خود کتاب کے نام سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ مصنف نے کتاب کے لئے مواد قرآن پاک، احادیث اور چند دوسرے ماخذ سے حاصل کیا ہے اور اس کے اپنے انداز میں قلم بند کیا ہے تاکہ نقطہ دار حروف سے احتراز کر سکے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فیضی شیعہ تھے لیکن اس کتاب کے آغاز میں دو جگہ انہوں نے چاروں خلفائے راشدین کی بہت مدح کی ہے اور پھر اصل کتاب میں موارد الرحماء کے عنوان سے جو باب لکھا ہے اس میں بھی بہت تعریف کی ہے۔ فیضی نے رحماء کا لفظ اصحاب کے بجائے استعمال کیا ہے کیونکہ اصحاب میں ایک نقطہ دار حرف ہے۔ اس کے شروع میں خلفائے راشدین کے متعلق یہ لکھا ہے:

"اول الرحماء اسلاما وأکرمهم اکراما صہر رسول اللہ واعدلہم عمر المکرم

واحلمہم ممہد کلام اللہ ومؤسس السور وأعلمہم ولد عمہ اسد اللہ الکرار"

"سب رحیم صحابہ میں اسلام لانے میں اول اور سب سے زیادہ محترم حضور کے (سسر) ہیں اور

سب سے زیادہ عادل بزرگ عمر ہیں اور سب سے زیادہ حلیم کلام اللہ کے جامع اور سورتوں کے

موسس (عثمان) ہیں اور سب سے زیادہ صاحب علم حصوں کے شیر خدا (حیدر کرار) ہیں۔²⁷

1. ہدایت الاذکیاء الی طریق الاولیاء، زین الدین بن علی المعبری

اس منظوم رسالہ کے مصنف زین الدین بن علی المعبری ہیں۔ ان کی یہ نظم بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی اور دو علماء ابو بکر مکی اور جواد کے نوادی نے اس کی مفصل شرح لکھی۔ ان میں سے ایک شرح میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ زین الدین اس بارے میں کوئی تصفیہ نہ کر سکتے تھے کہ وہ دینیات کا مطالعہ کریں یا تصوف کا۔ ایک مرتبہ رات کو انہوں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا جس نے ان سے کہا کہ وہ تصوف کو ترجیح دیں۔ چنانچہ اگلی صبح کو انہوں نے یہ نظم لکھی جس میں ۱۱۱۸۰ اشعار ہیں۔ یہ نظم ایک قصیدہ کی شکل میں ہے۔

شاعر نے حمد اور صلوة کے بعد یہ بیان کیا ہے کہ تقویٰ حقیقی مسرت کا سرچشمہ اور راہ نجات ہے۔ منزل مقصود تک پہنچنے کا صحیح ذریعہ شریعت، طریقت اور حقیقت ہیں۔ اور اس نظریہ کی تشریح ایک استعارہ میں کی ہے یعنی شریعت ایک کشتی کے مانند ہے۔ طریقت سمندر کے مانند ہے اور حقیقت موتی کے مانند۔ جو شخص موتی حاصل کرنے کا آرزو مند ہے اسے چاہیے کہ کشتی پر سوار ہو اور سمندر میں غوطہ لگائے۔ اس کے بعد مختلف اوصاف مثلاً توبہ، قناعت، اخلاص، توکل، ضبط نفس وغیرہ کی تشریح کرتے ہوئے ان کو حقیقت تک رسائی کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل اشعار سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ نظم کس قسم کی ہے:

الحمد لله الموفق للعلاء حمداً يوافي بره المتكاملاً

"حمد و ستائش اللہ کے لیے ہے جس نے بلندی کی توفیق بخشی، ایسی حمد و ستائش جو اس کے کامل

احسان کے مطابق ہو۔"

ثم الصلاة على الرسول المصطفى والال مع صحب واتباع الولا

"اس کے رسول مصطفیٰ پر درود و سلام۔ اور آل اصحاب اتباع و لا پر درود و سلام"

تقوى الاله مدار كل سعادة واتباع الهوى رأس شر هائلا

"اللہ کی خشیت تمام نیکیوں کی جڑ ہے اور خواہشات کی پیروی خوفناک برائی ہے۔"

ان الطريق شريعة وطريقة وحقيقة فاسمع لها مثلاً

"اللہ کی طرف جانے والا راستہ، شریعت، طریقت اور حقیقت پر مبنی ہے۔"

فشريعة كسفينة وطريقة كالبحر ثم حقيقة در غلا

"چنانچہ شریعت تو سفینہ کے مانند ہے اور طریقت سمندر ہے اور حقیقت قیمتی موتی"

وطريقة اخذ بأحوط كالورع وعزيمة كرياضة متبتلاً

"طریقت کے معنی احوط پر عمل کرنا ہے اور عزیمت اس ریاضت کو کہتے ہیں جو مخلصانہ ہو"

وحقیقۃ لوصولہ للمقصد ومشاهد نور التجلی بانجلا

"حقیقت کا مطلب مقصد کو پالینا ہے اور نور تجلی کو بر ملا دیکھ لینا ہے"

من رام درا السفینۃ یرکب ویغوص بحرا ثم درا حصلا

"جس کو موتی کی تلاش ہے وہ سفینہ پر سوار ہو گا۔ اور سمندر میں غوطہ لگائے گا تب جا کر یہ موتی حاصل ہو گا۔"

فکذا الطریقۃ والحقیقۃ یا اخی من غیر فعل شریعۃ لن تحصلا

"بہی حال طریقہ و حقیقت کا ہے میرے بھائی۔ بغیر شریعت کی پیروی کے کچھ حاصل ہونے والا نہیں"

من رام أن یسلک طریق الأولیاء فلیحفظن ہذی الوصایا عاملا

"جو شخص طریق اولیاء پر چلنا چاہتا ہے اسے ان نصیحتوں کو یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا چاہیے" ²⁸

خلاصہ کلام:

بر صغیر پاک و ہند پر صوفیاء کی تعلیمات کے اثرات اور ان کے ذریعے قلوب و اذہان میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ اس خطے میں اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت میں سب سے بڑا کردار مسلمان صوفیاء کرام کا ہے۔ مشائخ صوفیاء نے جہاں ایک طرف وعظ و نصیحت، تذکیر و تقریر، مجالست، مذاکرہ اور مراقبہ کے ذریعے قلب و نظر کے تصفیے کا فریضہ انجام دیا تو دوسری طرف قلم و قرطاس کو استعمال میں لا کر ان مبارک تعلیمات کو اہمیت فراہم کی۔ بر صغیر کے مشائخ و صوفیاء نے فارسی، اردو، پنجابی اور دوسری بہت سی مقامی زبانوں کے ساتھ ساتھ عربی زبان میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ عربی چونکہ ہمیشہ سے عالم اسلام میں سب سے زیادہ بولی، سمجھی اور لکھی جانے والی زبان رہی ہے اس لیے عربی میں لکھی گئی ان کتابوں نے عالمی شہرت حاصل کی۔ سچ تو یہ ہے کہ بر صغیر پاک و ہند کے عارفین اور صوفیاء کی کتابوں نے تصوف اور تزکیہ کا حقیقی چہرہ اہل عرب کے سامنے پیش کیا اور اس کے غلط تصورات کی نفی کی۔

حواشی و حوالہ جات

- 1- ارشاد باری تعالیٰ ہے: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى، سورۃ اعلیٰ: 87/14
- 2- ارشاد باری تعالیٰ ہے: هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ، سورہ جمعہ: 62/2
- 3- احمد بن عبد الرحیم فاروقی دہلوی ہندی المعروف شاہ ولی اللہ (متوفی: 1149ھ) کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے: الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الاعلام، دار العلم للملايين، 2002ء، ج 1، ص 149
- 4- سورۃ ممتحنہ: 60/10
- 5- سورۃ فتح: 48/10
- 6- سورۃ فتح: 48/18
- 7- عمر بن اسحاق غزنوی کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے: حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاهرۃ ص ۷۰، ۷۱، بحوالہ، عبدالحی المنکونی، الفوائد السبھیہ، دار الکتاب الاسلامی، القاهرۃ، 1324ھ، ص 149
- 8- زبیر احمد، ڈاکٹر، عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، مترجم: شاہد حسین رزاقی، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 1991ء، ص 100-101
- 9- قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے: الاعلام للزرکلی، 2/101
- 10- ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب ما یدکر فی قرن المائۃ،، دار الکتاب العربی، بیروت، رقم: 4293، 178/4
- 11- ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت، حصہ چہارم، تذکرہ مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ، مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، لکھنؤ، 2010ء، ص 186
- 12- سرہندی، علامہ بدر الدین، حضرات القدس، مکتبہ نعمانیہ، سیالکوٹ، 1922ء، ص 117
13. Arnold, M A. C.I.F. "Preaching of Islam", Constable & Company Ltd, London, 1913, p.412
14. Hastings, James, "Encyclopaedia of Religion and Ethics", Charles Scribner's Sons, New York, 1915, 8/748
- 15- محمد بن فضل اللہ کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے: الاعلام للزرکلی، 6/331
- 16- بروکلیمان: تاریخ الادب العربی، دار المعارف، القاهرۃ، 1977ء، ج ۲، ص 418
- 17- زبیر احمد، عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، ص 107
- 18- ایضاً، ص 106
- 19- ابوالحسن علی ندوی، تزکیہ و احسان یا تصوف و سلوک، مترجم: محمد الحسنی، لکھنؤ: مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، 1399ھ/1979ء، ص 501؛ ابوالحسن علی ندوی، ربانیۃ لارہبانیۃ، دار القلم، دمشق، 1421ھ، 2000م، ص 193
- 20- قرضاوی، یوسف: الشیخ ابوالحسن الندوی کما عرفته، دار القلم، دمشق، 1422ھ، ص 23
- 21- عبد الماجد غوری، ابوالحسن الندوی الامام المفکر الداعیۃ المرئی الادیب، دار ابن کثیر، دمشق، سن، ص 700

22۔ محی الدین الوائلی، ڈاکٹر، الدعوة الاسلامیہ و تطورہا فی شبہ القارة الهندیہ، دارالقلم، دمشق، 1402ھ / 1986ء، ص 406، 407

23۔ ایضاً، ص 407، 408

24۔ ڈاکٹر لو تھ نے جو انڈیا آفس لائبریری کی عربی مخطوطات کی فہرست کے مرتب ہیں یہ لکھا ہے کہ یہ کتاب عربی میں بھی اصل مصنف نے لکھی ہے۔ لیکن یہ خیال درست نہیں۔ مترجم نے مصنف کا شجرہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ وجیہ الدین کے مرشد تھے جن کا میں مرید ہوں۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میں یعنی مترجم اور وہ یعنی مصنف دو الگ شخصیتیں ہیں۔ تو تھ کا یہ خیال ہے کہ اس کتاب کی نقل مصنف کے مرید نے کی تھی۔ اسی لیے وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ جملہ اس کتاب کے کاتب کا لکھا ہوا ہے۔ مگر لو تھ کی رائے غلط ہے۔ اس کتاب کا ایک اور مخطوطہ برلن لائبریری میں ہے جو ایک شخص نے نقل کیا ہے مگر اس میں بھی یہ فقرہ موجود ہے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقرہ کاتب کا بڑھایا ہوا نہیں ہے بلکہ مترجم کا لکھا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں آزاد واحد دوسرے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ صبغۃ اللہ اس کتاب کو معرب یعنی عربی میں اس کا ترجمہ کرنے والا تھا۔

25۔ محی الدین الوائلی، ڈاکٹر، الدعوة الاسلامیہ و تطورہا فی شبہ القارة الهندیہ، ص 409، 410

26۔ ایضاً، ص 410، 411

27۔ زیر احمد، ڈاکٹر: عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، ص 711

28۔ ایضاً، ص 109، 110